قائن کی بیوی۔کون تھی؟

از: کین حام   ترجمہ: ندیم میسی/ساجد عظیم

بائبل کے متعلق تشکیک پرستوں نے بسا اوقات پیدایش کی کتاب کو تاریخی لحاظ سے غلط ثابت کرنے کے لئے قائن کی بیوی کی کہانی کو استعمال کیا ہے۔ یہ افسوس کی بات ہے کہ زیادہ تر مسیحی اُن کے اِس سوال کا کوئی اطمینان بخش جواب نہیں دے پائے۔

کیا وہ تاریخ میں سب سے زیادہ موضوعِ بحث بننے والی بیوی ہے؟

حامیانِ انجیل کو اِس قابل ہونا چاہیے کہ وہ لوگوں پر اِس حقیقت کو عیاں کر سکیں کہ تمام انسان ایک مرد اور ایک عورت کی اولاد ہیں۔

ہم اُس کا نام تک نہیں جانتے پھر بھی اِسکوپ کے مقدمے میں اُس پر بحث کی گئی، اُسکا ذکر Inherit the Wind[1] اور Contact[2] جیسی فلموں میں کیا گیا، اور اُس پر صدیوں سے دنیا بھر کے مختلف ممالک میں گفتگو ہوتی چلی آ رہی ہے۔ بائبل کے متعلق تشکیک پرستوں نے بسا اوقات پیدایش کی کتاب کو تاریخی لحاظ سے غلط ثابت کرنے کے لئے قائن کی بیوی کی کہانی کو استعمال کیا ہے۔ یہ افسوس کی بات ہے کہ زیادہ تر مسیحی اُن کے اِس سوال کا کوئی اطمینان بخش جواب نہیں دے پائے۔ اِس وجہ سے دنیا سمجھتی ہے کہ مسیحی اِس قابل نہیں کہ کلام کے اختیار کا اور اپنے مسیحی ایمان کا دفاع کر سکیں۔

مثال کے طور پر 1925 میں امریکی ریاست ٹینیسی میں اسکوپ کے تاریخی مقدمے کے موقع پر ولیم جیننگ برائن جو مسیحی ایمان کے لئے ایک مدعی کے طور پر کھڑا ہوا تھا (ACLU) امریکن سول لبرٹیز یونین کے وکیل کلیرنس ڈھیرو کے قائن کی بیوی کے متعلق پوچھے گئے سوالات کا جواب نہ دے سکا۔ اُس مقدمے میں ڈھیرو کی طرف سے کئے جانے والے سوالات میں سے چند ایک کا خلاصہ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

س: کیا آپ کبھی یہ دریافت کر پائے ہیں کہ قائن نے اپنی بیوی کہاں سے حاصل کی؟

ج: نہیں جناب مَیں نے یہ کام لاادریوں (مادیت پرستوں) پر چھوڑ دیا ہے کہ وہ اُسے تلاش کریں۔

س: کیا آپ نے اُسے کبھی تلاش نہیں کیا؟

ج: میں نے کبھی ڈھونڈنے کی کوشش نہیں کی؟

س: کیا آپ نے کبھی اُسے تلاش کرنے کی کوشش بھی نہیں کی؟

ج: نہیں!

س: بائبل بیان کرتی ہے کہ اُس نے شادی کی، کیا ایسا نہیں ہے؟ کیا اُس وقت زمین پر اور بھی لوگ موجود تھے؟

ج: مَیں اِس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

س: آپ کہہ رہے ہیں کہ اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتے! کیا کبھی یہ بات آپ کی توجہ کا مرکز بنی؟

ج: اس بات سے مجھے کبھی کوئی زحمت نہیں اُٹھانا پڑی۔

س: قائن کو اُسکی بیوی ملی لیکن اِس کے بارے میں اِس حوالے کے علاوہ کوئی دوسرے قلمبند شواہد نہیں ملتے؟

ج: بائبل یہی کہتی۔

س: وہ کہاں سے آئی یہ آپ نہیں جانتے؟[3]

اس مقدمے پر پوری دنیا کی پریس کی نظریں مرکوز تھی اور جو کچھ اُنہوں نے سنا اُس نے مسیحیت کو بہت بڑے پیمانے پر متاثر کیا جس کا اثر آج تک موجود ہے ـــــ تب سے اب تک دُنیا میں یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ مسیحی لوگ بائبلی ریکارڈ کا مبنی بر دلیل معلومات کیساتھ دفاع نہیں کر سکتے۔

حالیہ طور پر کارل سیگن نے اپنی کتاب Contact میں (جو نیویارک میں سب سے زیادہ بکنے والی کتابوں میں سے ایک ہے) ایسی ہی ایک مثال کو اچھالا ہے، اور اپنی اِس کتاب میں موجود مواد پر بننے والی اِسی نام کی ایک فلم میں بھی اِس مثال کو استعمال کیا ہے۔

اِس کتاب میں ہم ایک افسانوی کردار ایلی کی داستان پڑھتے ہیں جسے اپنے چرچ کے پاسٹر کی بیوی سے جو کہ کلیسیاء کے نوجوانوں کے گفتگو و مباحثہ کرنے والے گروہ کی قیادت کرتی تھی اپنے سوالات کا جواب نہ مل سکا۔

> ایلی نے پہلے کبھی سنجیدگی سے کلام کا مطالعہ نہیں کیا تھا۔۔۔ پس ہفتے کے اختتام پر اپنی کلاس سے پہلے اُس نے پرانے عہد نامے میں اہم نظر آنے والے چند حصوں کا مطالعہ کیا اور اپنے اِس مطالعہ کے دوران اُس نے اپنے ذہن کو کھلا رکھنے کی کوشش کی۔ اُس نے ایکدم یہ محسوس کیا کہ بائبل میں تو تخلیق کے بارے میں دو بالکل مختلف اور باہمی طور پر متضاد کہانیاں پائی جاتی ہیں۔۔۔ مزید برآں اُسے یہ اندازہ لگانے میں بھی بہت دشواری کا سامنا کرنا پڑا کہ وہ عورت جس سے قائن نے شادی کی وہ دراصل تھی کون۔[4]

سیگن نے بڑی چالاکی کیساتھ (بشمول قائن کی بیوی سے متعلق) ایسے سوالات کی ایک فہرست مرتب کی جن کی بوچھاڑ اکثر مسیحیوں پر یہ ثابت کرنے کی کوشش میں کی جاتی ہے کہ بائبل تضادات سے بھری پڑی ہے اور اس کے بیانات کا مناسب دفاع نہیں پیش کیا جا سکتا۔ حقیقت بھی یہ ہے کہ ــــ زیادہ تر مسیحی غالباً اِن سوالات کے جوابات نہیں دے پائے حالانکہ ان سوالوں کے جوابات موجود ہیں۔ اب چونکہ کلیسیاؤں میں دفاعِ ایمان (Apologetics)[5] جیسے علوم کی تربیت کی کمی ہے ــــ بالخصوص پیدایش کی کتاب کے بیانات کے حوالے سے ــــ اس وجہ سے کلیسیاؤں میں زیادہ تر لوگ اِس قابل نہیں ہیں کہ ''جب اُن سے کوئی اُن کی اُمید کی وجہ دریافت کرے تو وہ اُس کو موثر جواب دینے کے لئے حلم اور خوف کیساتھ ہر وقت مستعد رہ سکیں۔'' (1 پطرس 3 باب 35 آیت)

یہ کیوں ضروری ہے؟

بہت سے تشکیک پرستوں نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ قائن کے لئے بیوی کا حصول اسی صورت میں ممکن ہو سکتا ہے جب اُس دور میں آدم اور حوا کی اپنی اولاد کے علاوہ دیگر انسانی نسلیں موجود ہوں۔ متعدد لوگوں کے لئے جو پیدایش کی کتاب میں تخلیق کے بیان اور اُس میں درج انسانی تاریخ کی ابتدا میں ایک مرد اور ایک عورت کے وجود کے ریکارڈ کو قبول کرتے ہیں یہ سوال ٹھوکر کا باعث ہے۔ انجیل کی حقانیت کا دفاع کرنے والوں کو یہ بات واضح طور پر ظاہر کرنے کے قابل ہونا چاہیے کہ تمام انسان ایک مرد اور ایک عورت (آدم اور حوا) کی اولاد ہیں کیونکہ صرف آدم اور حوا کی اولاد ہی نجات پا سکتی ہے۔ پس مسیحی ایمانداروں کے لئے ضروری ہے کہ وہ قائن کی بیوی کے حوالے سے وضاحت پیش کرنے کے قابل ہوں اور واضح طور پر یہ دکھا پائیں کہ وہ بھی آدم اور حوا کی اولاد میں سے ہی تھی۔
اِس سوال کا جواب دینے کے لئے کہ قائن نے اپنی بیوی کہاں سے پائی ہمیں سب پہلے پس منظر میں انجیل کے معنوں کے متعلق کچھ معلومات کا احاطہ کرنے کی ضرورت ہے۔

پہلا آدمی

> ''پس جس طرح ایک آدمی کے سبب سے گناہ دنیا میں آیا اور گناہ کے سبب سے موت آئی اور یوں
> موت سب آدمیوں میں پھیل گئی اِس لئے کہ سب نے گناہ کیا۔'' (رومیوں 5 باب 12 آیت)

1 کرنتھیوں 15 باب 45 آیت میں ہم پڑھتے ہیں کہ آدم پہلا آدمی تھا۔ خُدا نے ابتدا میں ایک پوری نسل تخلیق نہیں کی تھی۔ کلامِ مُقدس یہ واضح کرتا ہے کہ صرف آدم کی نسل ہی بچائی جا سکتی (نجات پا سکتی) ہے رومیوں 5 باب ہمیں سکھاتا ہے کہ ہم اِس لئے گناہ کرتے ہیں کیونکہ آدم نے گناہ کیا۔ موت کی سزا جو آدم کو اُسکی نافرمانی کے گناہ کے باعث دی گئی اُس کی نسلوں میں بھی منتقل ہو گئی۔

کیونکہ آدم نسل انسانی کا سربراہ ہے اِس لئے جب وہ گناہ میں گرا تو ہم جو اُسکی نسل میں سے ہیں اُسکے ساتھ گناہ میں گر گئے۔ پس ہم سب خُدا سے جدا ہو گئے۔ گناہ کا حتمی انجام انسان کی اپنی گناہ آلود حالت میں خُدا سے ہمیشہ ہمیشہ تک کے لئے جدائی ہے۔ لیکن خوشخبری یہ ہے کہ ہمارے پاس خُدا کی طرف واپس لوٹنے کا راستہ موجود ہے۔

کیونکہ آدم دُنیا میں گناہ اور موت لایا تو نسل انسانی کو جو کہ اُسکی اولاد ہے اِس گناہ اور اُس کے نتیجے میں آنے والی موت کا کفارہ ادا کرنے کے لئے ایک گناہ سے مبرّہ انسان کی ضرورت تھی۔ لیکن بائبل ہمیں سکھاتی ہے کہ ''سب نے گناہ کیا'' (رومیوں 3 باب 23 آیت) تو پھر اِس مسئلے کا حل کیا ہے؟

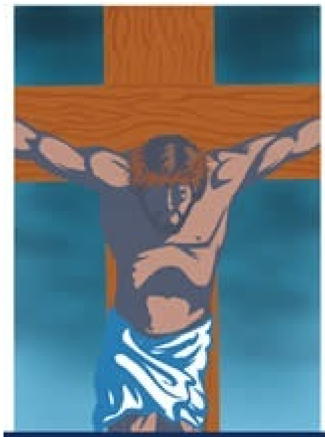

''اگر تُو اپنی زبان سے یسوع کے خُداوند ہونے کا اقرار کرے اور اپنے دل سے ایمان لائے کہ خُدا نے اُسے مُردوں میں سے جِلایا تو نجات پائیگا۔''
رومیوں 10 باب 9 آیت

''لیکن خُدا اپنی محبت کی خوبی ہم پر یوں ظاہر کرتا ہے کہ جب ہم گنہگار ہی تھے تو مسیح ہماری خاطر موا۔'' رومیوں 5 باب 8 آیت

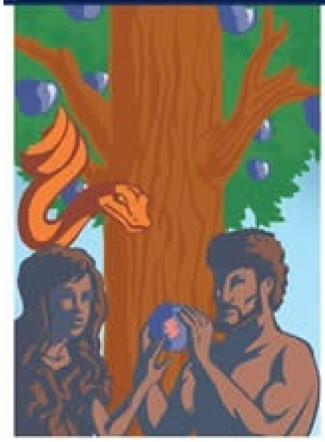

''پس جس طرح ایک آدمی کے سبب سے گناہ دُنیا میں آیا اور گناہ کے سبب سے موت آئی اور یوں موت سب آدمیوں میں پھیل گئی اِس لئے کہ سب نے گناہ کیا۔''
رومیوں 5 باب 12 آیت

پچھلا آدم

خُدا نے انسان کو اِس مصیبت زدہ حالت سے نجات دلانے کے لئے حل مہیا کیا۔ پولس 1 کرنتھیوں 15 باب میں بیان کرتا ہے کہ خدا نے دوسرا آدم مہیا کیا۔ خدا کا بیٹا انسان بنا___ کامل انسان___ ہماری خاطر۔ وہ پچھلا آدم کہلایا (1 کرنتھیوں 15 باب 45 آیت) کیونکہ اِس نے پہلے آدم کی جگہ لے لی، وہ نیا سربراہ بنا اور کیونکہ وہ گناہ سے مبرّہ تھا اِس لئے وہ ہمارے گناہوں کا فدیہ دینے کے قابل تھا۔

''کیونکہ جب آدمی کے سبب سے موت آئی تو آدمی ہی کے سبب سے مُردوں کی قیامت بھی آئی اور جیسے آدم میں سب مرتے ہیں ویسے ہی مسیح میں سب زندہ کئے جائیں گے۔'' (1 کرنتھیوں 15 باب 21-22 آیات)

صرف پہلے آدمی یعنی آدم کی نسل ہی بچائی جاسکتی ہے۔

یسوع نے صلیب پر دکھ اُٹھایا (گناہوں کے کفارے کے لئے) اپنا خون بہایا (''بغیر خون بہائے معافی نہیں ہوتی۔'' عبرانیوں 9 باب 22 آیت) تاکہ وہ جو اُس کے صلیبی کفارے پر ایمان لاتے ہیں اپنی سرکشی کے گناہ سے توبہ کرتے ہوئے پچھلے آدم [مسیح] میں خُدا سے دوبارہ میل ملاپ کر سکیں۔

پس صرف پہلے آدمی یعنی آدم کی نسل ہی بچائی جاسکتی ہے۔

تمام انسان ناطے دار ہیں

کیونکہ کلام مقدس تمام انسانوں کو گناہگاروں کے طور پر بیان کرتا ہے لہذا یوں ہم سب ناطے دار ہیں۔ (اور اُس نے ایک ہی اصل سے آدمیوں کی ہر ایک قوم تمام رُوی زمین پر رہنے کے لئے پیدا کی۔''[6] اعمال 17 باب 26 آیت)۔ انجیل کا مفہوم صرف اس بنیاد پر سمجھا جاسکتا ہے کہ زمین پر موجود تمام زندہ لوگ اور وہ تمام لوگ بھی جو اِس زمین پر سے ہو گزرے ہیں سب کے سب (سوائے پہلی عورت حوا کے) پہلے آدمی یعنی آدم کی اولاد ہیں۔ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر نہ تو انجیل کے بیان کی وضاحت کی جاسکتی ہے اور نہ ہی اِس کے نقطہ نظر کا دفاع کیا جاسکتا ہے۔

پس ابتدا میں صرف ایک ہی آدمی تھا___ جس کو زمین کی مٹی سے تخلیق کیا گیا (پیدایش 2 باب 7 آیت)۔ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ قائن کی بیوی بھی آدم کی ہی نسل سے تھی وہ کسی دوسری انسانی نسل کے لوگوں سے نہیں آئی تھی لہذا اُسکی ذات کی وضاحت بھی آدم کی اولاد کے طور پر ہی کی جانی چاہیے۔

پہلی عورت

پیدایش 3 باب 20 آیت میں ہم پڑھتے ہیں ''اور آدم نے اپنی بیوی کا نام حوا رکھا اس لئے کہ وہ سب زندوں کی ماں ہے۔'' دوسرے الفاظ میں آدم کے علاوہ تمام انسان حوا کی اولاد ہیں۔ وہ پہلی عورت تھی۔

حوا کو آدم کے پہلو سے خلق کیا گیا (پیدائش 2 باب 21-24 آیات) ___ یہ ایک منفرد واقعہ تھا۔ نئے عہدنامہ میں یسوع (متی 19 باب 4-6 آیات) اور پولس (افسیوں 5 باب 31 آیت) میں اس تاریخی اور یکبار ہونے والے واقعے کو ایک مرد اور عورت کی شادی کی بنیاد کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ پیدائش 2 باب 20 آیت میں بھی ہمیں بتایا گیا ہے کہ آدم نے تمام جانوروں کو دیکھا اور اُس کو کوئی مددگار اپنی مانند نہ ملا۔ یہ سب اس بات کو واضح کرتا ہے کہ ابتدا میں ایک ہی عورت تھی جو آدم کی بیوی تھی ـــــ وہاں عورتوں کی کوئی علیحدہ نسل موجود نہیں تھی۔

پس اگر مسیحی اِس نقطہ نظر کا دفاع نہیں کر سکتے کہ تمام انسانوں کے نسب نامے بالآخر اپنے اجداد آدم اور حوا سے جا ملتے ہیں تو پھر وہ کیونکر انجیل کے پیغام کو سمجھ سکتے یا اُسکی وضاحت کر سکتے ہیں۔ پھر وہ کس طرح ہر قوم اور قبیلے میں اپنے مشنریوں کو بھیجنے کا کوئی جواز پیش کر سکتے ہیں؟ پس ہم میں سے ہر ایک کو یہ واضح کرنے کے لئے کہ مسیحی لوگ انجیل اور اُس میں بیان کردہ تمام تعلیمات کا دفاع کر سکتے ہیں قائن کی بیوی کے حوالے سے وضاحت پیش کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔

قائن کون تھا؟

کلام مقدس میں قائن آدم اور حوا کا پہلوٹھا بیٹا تھا (پیدائش 4 باب 1 آیت)۔ وہ، اُسکا بھائی ہابل (پیدائش 4 باب 2 آیت) اور سیت (پیدائش 4 باب 25 آیت) زمین پر پیدا ہونے والے سب سے پہلے بچوں کی نسل میں سے تھے۔ اگرچہ بائبل مُقدس میں اِن تین لڑکوں کا بالخصوص ذکر کیا گیا ہے لیکن آدم اور حوا کے اور بھی بچے تھے۔

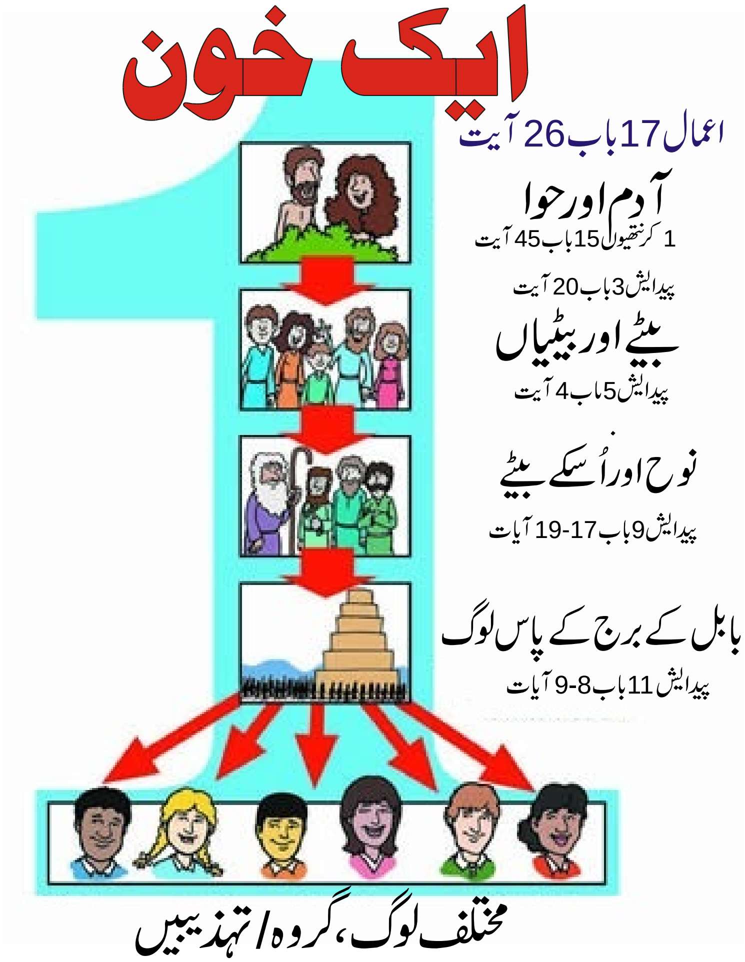

قائن کے بھائی بہن

پیدائش 5 باب 4 آیت میں ہم ایک بیان پڑھتے جو کہ آدم کی اور حوا کی زندگی کا خلاصہ کرتا ہے: ''اور سیت کی پیدائش کے بعد آدم آٹھ سو برس جیتا رہا ہے اور اُس سے بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہوئیں۔'' آدم اور حوا کے اُنکی زندگی میں متعدد بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ یہودی مورخ یوسفیس لکھتا ہے کہ ''قدیم روایت کے مطابق آدم کے 33 بیٹے اور 23 بیٹیاں تھی۔''[7] کلام مقدس یہ نہیں بتایا کہ آدم اور حوا کے کتنے بچے پیدا ہوئے لیکن ان کی طویل مدتِ حیات (آدم 930 برس جیتا رہا_ پیدائش 5 باب 5 آیت) کو مدِنظر رکھتے ہوئے یہ تجویز کرنا کہ اُن کے بہت سارے بیٹے اور بیٹیاں تھیں بالکل منطقی معلوم ہوتا ہے۔ یاد کریں کہ اُنہیں (آدم اور حوا کو) یہ حکم دیا گیا تھا کہ ''پھلو اور بڑھو'' (پیدائش 1 باب 28 آیت)

بیوی

اگر ہم بغیر کسی تعصب اور غیر بائبلی تصورات کو پیش کئے کلی طور پر کلام سے کام لیں تو ہم اِس نتیجے پر پہنچیں گے کہ ابتدا میں جب صرف پہلی انسانی نسل موجود تھی اُس وقت بھائیوں کے لئے اپنی بہنوں سے شادی کرنا ضروری تھا ورنہ زمین پر انسانوں کی آئندہ نسلیں پیدا نہ ہو پاتیں۔

ہمیں یہ نہیں بتایا گیا کہ قائن نے کب شادی کی اور نہ ہی دیگر بہت ساری شادیوں کی تفصیلات دی گئی ہیں۔ لیکن ہم یہ بات پورے وثوق کیساتھ کہہ سکتے ہیں کہ قائن کی بیوی یا تو اُسکی کوئی بہن تھی یا پھر بہت قریبی رشتے دار۔

عدن کے بعد

از: ڈان لائتھا

آدم نے پہلی دفعہ حوا سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے غالباً ایسا ہی کچھ کہا ہوگا۔

پیدائش میں بیوی کے لئے اِستعمال ہونے والا عبرانی لفظ ایک خاص بات کو ظاہر کرتا ہے جسے ترجمہ شدہ بائبل کا مطالعہ کرنے والا شخص شاید نہیں جان پاتا۔عبرانی زبان بولنے والے لوگوں کے لئے یہ بات با آسانی ظاہر ہو جاتی ہے کہ قائن کی بیوی اُسکی کوئی بہن تھی۔ (یہاں پر ہلکا سا یہ بھی امکان پایا جاتا ہے کہ وہ اس کی کوئی بھتیجی ہو سکتی ہے لیکن اس صورت میں بھی آدم کے کسی بیٹے کو اپنی سگی بہن کیساتھ شادی کرنی پڑی ہوگی)۔عبرانی لفظ جو پیدائش 17:4 میں بیوی کے لئے (قائن کی بیوی کے پہلے ذکر کے طور پر) استعمال کیا گیا ہے ''ایشّاہ'' ہے جس کے معنی عورت/بیوی/مادہ (مونث) کے ہیں۔

ہمیں یہ نہیں بتایا گیا کہ قائن نے کب شادی کی اور نہ ہی دیگر بہت ساری شادیوں کی تفصیلات دی گئی ہیں۔لیکن ہم یہ بات پورے وثوق کیساتھ کہہ سکتے ہیں کہ قائن کی بیوی یا تو اُسکی کوئی بہن تھی یا پھر بہت قریبی رشتے دار۔

''اور قائن اپنی بیوی کے پاس گیا اور وہ حاملہ ہوئی اور اُس کے حنوک پیدا ہوا اور اُس نے ایک شہر بسایا اور اُس کا نام اپنے بیٹے کے نام پر حنوک رکھا (پیدائش 17:4)

لفظ ایشّاہ (*ishshah*) جو عورت کے لئے استعمال ہوا ہے اُس کا مطلب ''مرد[نر] میں سے [نکالی گئی] بھی ہے۔یہ عبرانی لفظ iysh (درست تلفظ eesh) اور enowsh سے ماخوذ ہے اور اِن دونوں لفظوں کا مطلب مرد[نر] ہے۔ اس کو پیدائش 2 باب 33 آیت میں دیکھا جا سکتا ہے جہاں پر اُس عورت کو جو مرد میں سے نکالی گئی ایشّاہ نام دیا گیا ہے۔

''اور آدم نے کہا کہ یہ تو اب میری ہڈیوں میں ہڈی اور میرے گوشت میں گوشت ہے اِس لئے وہ ناری (ایشّاہ) کہلائے گی کیونکہ وہ نر (ایئش) سے نکالی گئی۔'' (پیدائش 2 باب 23 آیت)

پس قائن کی بیوی آدم کی اولاد ہے۔اس لئے وہ غالباً قائن کی بہن ہوگی (یا پھر ممکن ہے کہ وہ اس کی کوئی بھتیجی ہو)۔عبرانی قارئین کے لئے اِس بات کو سمجھنا دوسرے قارئین کے مقابلے میں قدرے آسان ہے کیونکہ ترجمے میں کئی باتیں پورے اور واضح معنی نہیں پیش کر پاتیں۔

اعتراضات

خُدا کے قوانین

بہت سے لوگ فوری طور پر اِس نتیجے پر اعتراض اُٹھاتے ہیں کہ آدم اور حوا کے بیٹوں نے اپنی بہنوں ہی سے شادیاں کیں اور اس نتیجے کے خلاف وہ یہ جواز پیش کرتے ہیں کہ بائبل میں سگے بہن بھائیوں کی شادی ممنوع قرار دی گئی ہے۔دوسری طرف کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ آپ اپنے رشتہ دار سے شادی نہیں کر سکتے۔اُن کی اطلاع کے لئے حقیقت یہ ہے کہ اگر آپ اپنے رشتہ دار سے شادی نہ کریں تو آپ کسی انسان سے شادی نہیں کر سکتے۔ہر بیوی اپنی شادی سے پہلے اپنے شوہر کی رشتہ دار ہوتی ہے کیونکہ سب لوگ آدم اور حوا کی اولاد ہیں___اِس لئے سب ایک ہی نسل سے ہیں۔دوسری بات یہ ہے کہ اپنے قریبی رشتہ داروں سے شادی کی ممانعت کا قانون موسیٰ کے دور سے پہلے تک نہیں پیش کیا گیا تھا (احبار 18-20 ابواب)۔پیدائش 1-2 ابواب کے مطابق شادی ایک مرد اور ایک عورت کے درمیان زندگی بھر کا ساتھ تھی،اور شادی کے حوالے سے خُدا کی طرف سے قریبی رشتہ داروں میں شادی نہ کرنے کے حکم کی تعمیل (موسیٰ کے دور سے پہلے) ہرگز نہیں کی جاتی تھی۔اُس وقت قریبی رشتہ دار (حتیٰ کہ بہن بھائی) آپس میں شادی کیا کرتے تھے۔

یاد رکھیں کہ ابرہام نے اپنی سوتیلی بہن سارہ کیساتھ شادی کی تھی (پیدائش 20 باب 11 آیت)[8]۔خُدا کے حکم کے مطابق ایسی شادیوں سے منع کر دیا گیا[9] لیکن یہ ابرہام سے قریباً چار ہزار سال بعد موسیٰ کے دور میں ہوا۔

حیاتیاتی بدصورتیاں

آج (سگے یا سوتیلے) بہن بھائیوں کو قانونی طور پر اِس بات کی اجازت نہیں ہے کہ وہ آپس میں شادیاں کر کے اولاد پیدا کریں۔آج بہن اور بھائیوں کے ازدواجی ملاپ سے پیدا ہونے والے بچوں میں یقینی طور پر بدہیتی یا بدصورتی کا امکان بہت زیادہ ہے۔یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ جس قدر کوئی جوڑا رشتے داری میں قریبی ہوگا اُسی قدر زیادہ اُن کی اولاد میں بدصورتی یا بدہیتی کے وقوع پذیر ہونے کا امکان ہوتا ہے۔اِس بات کو بہت ساری تکنیکی تفصیلات میں جائے بغیر با آسانی سمجھا جا سکتا ہے۔

ہر شخص اپنی ماں اور اپنے باپ کی طرف سے خصوصی جینز وراثت میں پاتا ہے۔بدقسمتی سے آج انسانی جینز میں بہت سے نقاص پائے جاتے ہیں (جو کہ گناہ اور اُسکی لعنت کی بدولت ہیں) اور یہ نقائص آئندہ نسلوں میں کئی ایک طریقوں سے ظاہر ہوتے ہیں۔مثال کے طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ کئی لوگ اپنے کانوں کے اوپر بالوں کو اس لئے بڑھنے دیتے ہیں تا کہ وہ اِس حقیقت کو چھپا سکیں کہ اُن کا ایک کان دوسرے کے مقابلے میں چھوٹا ہوتا ہے۔یا کئی لوگوں میں ایسا ہوتا ہے کہ اُنکی ناک اُن کے چہرے کے بالکل درمیان میں نہیں ہوتی یا اُن کا جبڑا اپنی درست جگہ پر موجود نہیں ہوتا۔وہ اہم وجہ جس کی بدولت ہم

ایک دوسرے کو نارمل کہتے ہیں یہ ہے کہ کچھ خاص ایسی باتیں ہیں جن پر ہم باہمی طور پر متفق ہوتے ہیں۔

دو لوگوں میں جس قدر قریبی رشتہ داری ہوگی اُسی قدر زیادہ ایک جیسے جینیاتی نقائص اُن لوگوں میں پائے جاتے ہونگے جو اُنہیں اُن کے والدین کی طرف سے ملے ہونگے۔ اِس لئے بھائی اور بہن کے جینیاتی نظام میں ایک جیسے مسائل اور نقائص موجود ہو سکتے ہیں۔ پس اگر بہن بھائی آپس میں شادی کر لیں تو اُنکی اولاد کو اُنکی ماں اور باپ دونوں کی طرف سے جینز کا ایک ایک سیٹ وراثت میں ملے گا۔ اب چونکہ دونوں کی طرف سے ملنے والے جینز میں ایک جیسے نقائص پائے جاتے ہونگے۔ تو یہ نقائص باہمی طور پر ملکر جوڑے بن جاتے ہیں اور بچوں میں بڑے پیمانے پر بدہیتی یا بدصورتی کا باعث بنتے ہیں۔

اس کے برعکس میاں بیوی کے خاندانوں میں رشتہ داری کے لحاظ سے جس قدر زیادہ دوری ہوگی اُسی قدر اُن کے جینز میں پائے جانے والے نقائص ایک دوسرے سے مختلف ہونگے۔ اب جب بچوں کو ماں اور باپ کی طرف سے جینز کا ایک ایک سیٹ ملے گا تو بچوں میں نقائص زدہ جینز کے جوڑے نہیں بن پائیں گے کیونکہ اُنکے ماں باپ کی طرف سے وراثت میں ملنے والے جینز ایک دوسرے سے مختلف ہونگے۔

ایسی صورت میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ صحت مند جینز نقائص زدہ جینز پر غالب آجاتے ہیں اور اس کی بدولت بچوں میں کوئی (بالخصوص بڑی) بدہیتی یا بدصورتی پیدا نہیں ہوتی۔ مثال کے طور اگر ایک شادی شدہ جوڑے میں سے کسی ایک کے کان بدہیئت ہوں تو ممکن ہے کہ اُن کی اولاد کے کان مکمل طور پر بدہیئت ہونے کی بجائے ہلکے سے ٹیرھے ہوں۔ (مجموعی طور پر نسل انسانی جینیاتی لحاظ سے تنزلی کا شکار ہے کیونکہ لوگوں میں جینیاتی نقائص اور بدنمایاں آہستہ آہستی بڑھتی جارہی ہیں۔) بہر حال موجودہ دور کے حقائق کا اطلاق آدم اور حوا پر نہیں ہوتا۔ جب پہلے دو لوگوں کو خُدا نے تخلیق کیا تو وہ کامل تھے۔ خُدا نے جو کوئی چیز بھی تخلیق کی وہ اُس وقت ''بہت اچھی'' تھی (پیدائش 1 باب 31 آیت) اِس کا مطلب ہے کہ اُن میں جینیاتی طور پر نقائص نہیں پائے جاتے تھے اُن کے جینز کامل تھے۔ لیکن جب دُنیا میں آدم کی وجہ سے گناہ داخل ہو گیا (پیدائش 3 باب 6 آیت)، خُدا نے دُنیا کو لعنتی ٹھہرایا اور اُس وقت اُس کامل تخلیق میں بگاڑ آنا شروع ہو گیا، اور یہ بگاڑ ساری تخلیق کو بوسیدگی اور بالآخر موت کی طرف لے جا رہا ہے (رومیوں 8 باب 22 آیت)۔ ایک لمبے عرصے کے بعد یہ تنزلی، بوسیدگی اور بگاڑ تمام زندہ چیزوں میں ہر طرح کے جینیاتی بگاڑ اور نقائص کا سبب بن جائے گی۔

لیکن قائن زمین پر پیدا ہونے والے بچوں کی بالکل پہلی نسل میں سے تھا لہذا قائن نے اور اُس کے دیگر بہن بھائیوں نے خود آدم اور حوا سے قریباً نہ ہونے کے برابر نقائص زدہ جینز وراثت میں پائے ہونگے کیونکہ ابتدائی طور پر گناہ اور لعنت کا اثر کم ترین ہوگا۔ اُس صورت میں بہن بھائیوں نے شادیاں کی ہونگی (یقیناً یہ ایک مرد اور ایک عورت کے درمیان رشتہ ہوگا جیسا کہ متی 19 باب 4-6 آیات میں شادی کے تعلق سے تعلیم دی گئی ہے) اور اُس وقت اُن کی اولاد کے بدہیئت یا بدصورت ہونے کا امکان نہیں تھا۔

لیکن موسیٰ کے دور تک (قریباً 2500 سال بعد[10]) انسانوں میں گناہ کے تباہ کن اثرات جمع ہوتے ہوتے بہت زیادہ جینیاتی نقائص کا سبب بن گئے ہونگے جس کی بدولت خُدا کے نزدیک یہ ضروری ہو گیا ہوگا اس لئے اُس نے بہن بھائیوں اور قریبی رشتے داروں کے درمیان شادی کو ممنوع قرار دے دیا (احبار 18-20 آیات)۔ (اس کے علاوہ اس وقت تک زمین پر بہت سارے دیگر لوگ موجود تھے جس کی وجہ سے قریبی رشتہ داروں میں شادی کرنے کا کوئی واضح جواز بھی نہیں تھا)۔

اگر دیکھا جائے تو ہمارے سامنے قریبی رشتے داروں میں شادی کرنے سے منع کیئے جانے کی تین باہمی طور پر جڑی ہوئی وجوہات ہیں:

1: جیسا کہ ہم نے اوپر بات کی ہے کہ انسانوں کی نسل میں بدہیتی یا بدصورتی کے بڑھ جانے کے خدشے کے پیش نظر قریبی رشتے داروں میں شادیاں کرنے سے منع کیا گیا۔

2: خُدا کے احکامات وقوانین یہودی نسل کو مضبوط، صحت منداور خُدا کے مقاصد کے مطابق ڈھالنے کے ذرائع تھے۔

3: یہ قوانین انسانوں کی انفرادیت، خاندانی ڈھانچوں اور پورے معاشرے کی حفاظت کے ذرائع ہیں۔ قریبی یا ایک ہی خاندان کے افراد کے درمیان ازدواجی یا جسمانی تعلقات کی بدولت جنم لینے والے نفسیاتی صدموں کو کسی صورت نظر انداز یا کم کر کے پیش نہیں کیا جا سکتا۔

قائن اور نود کا علاقہ

کچھ لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ پیدایش 4 باب 16-17 آیات کے بیان کا مطلب ہے کہ قائن نود کے علاقے میں گیا اور وہاں سے اپنے لئے بیوی لی۔ پس وہ یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ زمین پر دیگر علاقوں میں لازمی طور پر انسانوں کی کوئی اور نسل آباد تھی جو دراصل آدم کی اولاد نہیں تھی اور قائن کی بیوی اُس نسل میں سے تھی۔

''سو قائن خُداوند کے حضور سے نکل گیا اور عدن کے مشرق کی طرف نود کے علاقہ میں جا بسا۔ اور قائن اپنی بیوی کے پاس گیا اور وہ حاملہ ہوئی اور اُس کے حنوک پیدا ہوا اور اُس نے ایک شہر بسایا اور اُس کا نام اپنے بیٹے کے نام پر حنوک رکھا۔''

اوپر جو کچھ بھی بیان کیا گیا ہے وہ واضح کرتا ہے کہ تمام انسان بشمول قائن کی بیوی، سب آدم کی اولاد ہیں۔ تاہم یہ حوالہ یہ نہیں کہتا کہ قائن نود کے علاقے میں گیا اور اُس نے وہاں سے اپنے لئے بیوی لی۔ جان کیلون اِس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ''سیاق وسباق پر غور کرنے سے ہمیں یہ پتا چلتا ہے کہ قائن اپنے بھائی کو قتل کرنے سے پہلے شادی شدہ تھا ورنہ موسیٰ [ہابل کے قتل کے بعد] اس کی شادی کے متعلق کچھ ضرور بیان کرتا۔''[11]

قائن نود کے علاقہ میں جانے سے پہلے شادی شدہ تھا اُسے اپنی بیوی وہاں نہیں ملی البتہ اس نے اپنی بیوی کو وہاں جانا (ازدواجی تعلق میں جسمانی لحاظ سے جانا)۔[12] اِس بات کا مطلب نود نام کے معنی سے بھی مزید واضح ہوتا ہے۔ نود کا مطلب عبرانی زبان میں ''آوارہ گردی'' ہے۔ پس جب قائن نود کے علاقہ میں گیا تو وہ دراصل خانہ بدوشی اور آواری گردی کی سرزمین میں گیا جہاں پر نہ تو لوگ مستقل طور پر آباد تھے اور نہ ہی وہ علاقہ کسی لحاظ سے گنجان تھا۔

قائن کن لوگوں سے خوفزدہ تھا (پیدایش 4 باب 14 آیت)؟

کچھ لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ زمین پر آدم اور حوا کی اولاد کے علاوہ اور بہت سے لوگ ہونگے ورنہ قائن خوفزدہ نہ ہوتا کہ لوگ اُسے ہابل کو قتل کر دینے کی وجہ سے قتل کر دیں گے۔ سب سے پہلے تو یہ جاننا ضروری ہے کہ کوئی غیر قائن کو بے وجہ کیوں مارتا، ہابل کو قتل کر دینے کی وجہ سے وہی شخص اُسے قتل کرنے کی کوشش کرتا جو ہابل کا قریبی رشتے دار ہوتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہابل کے قتل کئے جانے کے واقعے سے کافی دیر پہلے قائن اور ہابل کی پیدایش ہوئی تھی اور اُس دوران آدم اور حوا کے دیگر کئی بچے پیدا ہو چکے ہونگے۔ پیدایش 4 باب 3 آیت بیان کرتی ہے کہ:

''چند روز کے بعد یوں ہوا کہ قائن اپنے کھیت کے پھل کا ہدیہ خُداوند کے واسطے لایا۔''

اُردو زبان میں جن الفاظ کا ترجمہ چند روز ہوا ہے وہ انگریزی میں دراصل "In the Process of Time" ہیں جس کا مطلب ہے کہ کافی وقت گزرنے کے بعد۔ ہم جانتے ہیں کہ جب آدم 130 برس کا تھا تو اُس وقت اُس کا بیٹا سیت پیدا ہوا (پیدایش 5 باب 3 آیت)، اور حوا نے سمجھا کہ خُدا نے اُنہیں اُنکے بیٹے ہابل کے عوض ایک اور بیٹا عطا کیا ہے (پیدایش 4 باب 25 آیت)۔ پس قائن کی پیدایش سے لیکر ہابل کی موت تک کا عرصہ قریباً 100 یا اس سے بھی زیادہ سالوں کے دورانیے پر مشتمل ہوگا، اور یہ ایک لمبا عرصہ ہے جس میں آدم کے کئی دیگر بچے پیدا ہوئے ہونگے اور اُنہوں نے آپس میں شادیاں کر کے اپنی اولاد بھی پیدا کی ہوگی۔ جس وقت قائن کے ہاتھوں ہابل قتل ہوا اُس وقت تک آدم اور حوا کی کافی زیادہ اولاد بلکہ اُن کی کئی ایک نسلیں بھی پیدا ہو چکی ہونگی۔

ٹیکنالوجی کہاں سے آئی؟

کچھ لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ قائن نود کے علاقہ میں گیا اور اس نے وہاں ایک شہر تعمیر کیا جس کے لئے اُس بہت زیادہ قسم کی ٹیکنالوجی کی ضرورت پڑی ہوگی، اور لوگ خیال کرتے ہیں کہ قائن کے اُس علاقے میں جانے سے پہلے وہاں پر موجود دیگر نسلوں نے اُس ساری ٹیکنالوجی کو ایجاد کیا ہوگا۔

آدم اور حوا کی اولاد بے حد ذہین تھی۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ یوبل نے موسیقی کے آلات بنائے جیسے کہ بین اور بانسلی وغیرہ (پیدائش 4 باب 22 آیت) اور توبلقائن پیتل اور لوہے کے تیز ہتھیار بناتا تھا۔ (پیدائش 4 باب 22 آیت)۔ موجودہ دور میں چونکہ نظریہ ارتقاء لوگوں کے ذہنوں میں ٹھونس ٹھونس کر بھرا جارہا ہے اِس لئے بہت سارے لوگ آج یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ اِس وقت صفحہ ہستی پر دُنیا کی سب سے ذہین اور بہترین نسل ہیں۔ صرف اس لئے کہ ہمارے پاس تیز رفتار جہاز اور کمپیوٹر موجود ہے ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم سب سے زیادہ ذہین اور ترقی یافتہ نسل ہیں۔ یہ جدید ٹیکنالوجی علم کے نسل در نسل جمع ہو کر ہمارے لئے ایک بہت بڑے علمی انبار کا نتیجہ ہے۔

ہمیں یہ ضرور یاد رکھنا چاہے کہ ہمارے دماغ قریباً 6000 سالہ لعنت زدہ دور سے متاثر ہیں۔ ہم پہلی انسانی نسلوں کے مقابلے میں بہت بڑے پیمانے پر انحطاط شدہ نسل ہیں۔ ہم ذہنی اور تخلیقی اعتبار سے آدم اور حوا کے اپنے بچوں کے نزدیک تک نہیں ہونگے۔ کلامِ مُقدس ہمیں اُس ابتدائی دور میں بہت ہی ترقی یافتہ ٹیکنالوجی کے وجود کی جھلک دکھاتا ہے۔ قائن کے پاس علم اور صلاحیت تھی، وہ جانتا تھا کہ ایک شہر کیسے آباد کیا جاتا ہے۔

ہم پہلی انسانی نسلوں کے مقابلے میں بہت بڑے پیمانے پر انحطاط شدہ نسل ہیں۔

نتیجہ

آج کے دور میں مسیحیوں کے قائن کی بیوی کے حوالے سے جواب نہ دے پانے کی ایک اہم وجہ یہ بھی ہے کہ وہ آج کی اپنی موجودہ دُنیا کو دیکھتے ہیں اور موجودہ دور اور حالات کی بناء پر قریبی رشتے داروں میں شادی کرنے کی بدولت پیدا ہونے والے مسائل کو دیکھتے ہیں۔ وہ خُدا کی طرف سے ہمیں دیئے جانے والے واضح تاریخی ریکارڈ کو نہیں دیکھتے۔

وہ دُنیا کی بائبلی تاریخ کو سمجھے بغیر اور گناہ کی بدولت اُس میں ہونے والی تبدیلیوں کو مدِنظر رکھے بغیر اپنے موجودہ حالات کے پیش نظر پیدائش کی کتاب کی تفسیر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور چونکہ وہ کلام کی تعلیمات کی روشنی میں دُنیا کے بارے میں اپنا نظریہ قائم کرنے کی بجائے بائبل کے بارے میں لادینی انداز سے سوچتے ہیں اِس لئے وہ ایسے سادہ قسم کے سوالات کے جوابات دینے سے بھی قاصر ہیں۔

آپ دیکھتے ہیں کہ اگر نظریہ ارتقاء سچا ہے تو پھر سائنس کو قائن کی بیوی سے بھی بڑے مسئلے کا سامنا ہے جسکی وضاحت کرنے سے وہ قاصر ہے ___ جیسے کہ کوئی انسان کس طرح محض چند فطری حادثات یا فطری غلطیوں کی وجہ سے ایسی کامل حالت میں ارتقاء پذیر ہو سکتا ہے؟ کیونکہ جس طرح کے ارتقائی مراحل کے بارے میں سائنس تعلیم دیتی ہے اُن کی بدولت تو ہر ایک کے بچے بدہیئت، بدصورت اور بے ڈھنگے ہو جانے کا خدشہ ہے۔ صرف یہی حقیقت کہ لوگ اپنی طرح کے بچے پیدا کر کے اپنی نسل بڑھا سکتے ہیں اور اُن کے بچے بڑی تعداد میں بدہیئت نہیں ہوتے خُدا کی تخلیق کا ثبوت ہے نہ کہ کسی طرح کے ارتقاء کا۔

اقتباسات و کتابیات

1. This is a Hollywood version of the famous Scopes Trial. K. Ham, The Wrong Way Round!, Creation 8(3):38-41, 1996; D. Menton, Inherit the Wind: An Historical Analysis, Creation 19(1):35-38, 1997.
2. Contact, Warner Bros., released July 11, 1997. Based on Carl Sagan's Contact, Pocket Books, New York, 1985.
3. The World's Most Famous Court Trial, Tennessee Evolution Case (a word-for-word report), Bryan College (reprinted from the original edition), p. 302, 1990.
4. C. Sagan, Contact, Pocket Books, New York, 1985, 19–20.
5. Apologetics—from the Greek word, ap?????a (apologia), meaning "to give a defense." The field of Christian apologetics covers the ability of Christians to give a defense of their faith in Jesus Christ and their hope in Him for salvation, as expressed in 1 Peter 3:15. This ability requires a thorough knowledge of Scripture, including the doctrines of the creation, Original Sin, Curse, Flood, Virgin Birth, life and ministry of Jesus of Nazareth, the Cross, Crucifixion, Resurrection, Ascension, promise of the Second Coming, and a new heaven and new earth. Then one needs to be able to explain logically and clearly these various doctrines in a way that justifies one's faith and hope in Jesus Christ.
6. Eve, in a sense, was a descendant of Adam in that she was made from his flesh and thus had a direct Biological connection to him (Genesis 2:21–23).
7. F. Josephus, The Complete Works of Josephus, translated by W. Whiston, Kregel Publications, Grand Rapids, Michigan, 1981, 27.

8. Another example would be Isaac’s wife, Rebekah—she was Isaac’s second cousin (Genesis 24:15).
9. Leviticus 18–20.
10. Some have claimed this means God changed His mind by changing the laws. But God didn’t change His mind—because of the changes that sin brought and because God never changes, He introduced new laws for our sake.
11. J. Calvin, Commentaries on The First Book of Moses Called Genesis, Vol. 1, reprinted, Baker House, Grand Rapids, Michigan, 1979, 215.
12. Even if Calvin’s suggestion concerning this matter is not correct, there was still plenty of time for Numerous descendants of Adam and Eve to move out and settle areas such as the land of Nod.

2015© جملہ حقوق بحق Answers in Genesis محفوظ ہیں!